نمک دان ظرافت اک مکمل درس عبرت ہے
ظرافت کی ظرافت ہے نصیحت کی نصیحت ہے

دانش زماں، آفتاب علم وعرفاں، خطیب الامت، سابق شیخ الحدیث فلاح دارین ترکیسر حضرت مولانا سید ابرار احمد صاحب دھلیویؒ کے علمی لطائف وظرائف

قسط دوم

مرتب

عبدالسلام ابراہیم مارویا، لاجپوری
خادم مسجد قبا، اسٹامفورڈہل، لندن

تو آئی کیوں جبکہ میں تھی

یزیداور بایزید

بے حیثیت کا مطلب

یہ بڑا عجیب انتخاب ہے

ملاآں باشد کہ چپ نہ شود

نبیوں والا اور بنیوں والا کام

ڈیکوریشن

حضرتِ نسیان بیچ میں تشریف لے آئے تو......

اس لئے وہ ظاہری آگ سرد ہوگئی

فقاہت کی تعریف

کل من الصالحین

ہمارے باپ دادا جنت سے آئے تھے

ٹالم ٹول سے کام چل جائے گا

علم کا عین علو کا پتہ دیتا ہے

اسی دعوی میں دلیل ہے

امت کو کھڑا کردینے والی آیت

درمیان میں تنبیہ الغافلین ہے

علمی لطائف وظرائف اور حاضر جوابی

تو آئی کیوں جبکہ میں تھی

میٹھی سردی (ٹھنڈی) سے کہتی ہے تو آئی کیوں جبکہ میں تھی۔

یزید اور بایزید

بعض لوگ سیٹنگ روم میں تو انتہائی باخلاق ہوتے ہیں اور بایزید بن جاتے ہیں اور بیڈ روم میں جا کر یزید بن جاتے ہیں۔

بے حیثیت کا مطلب

تبلیغی جماعت والے ایک لفظ بولتے ہیں کہ اپنے کو ''بے حیثیت،، بنا کر کام کیا جائے، ترکیسر میں اجتماع تھا احباب نے اس میں بندے کی بات رکھی تھی، میں نے ان سے ذکر کیا کہ یہ ''بے حیثیت،، اردو والا ہے کہ دین کیلئے انسان فکر کرے اور اپنے جان و مال اور وقت کی قربانی دے یہ بے (دو) گجراتی والا نہیں ہے کہ دین کی حیثیت بھی اور اپنی حیثیت بھی، گویا دو حیثیت، بلکہ یہ ''بے،، نفی کے معنی میں ہے کہ اپنے آپ کو بے حیثیت بناؤ۔

یہ بڑا عجیب انتخاب ہے

چھ نمبر (تبلیغی جماعت کے چھ نمبر مراد ہے) کا جو انتخاب ہے یہ بڑا عجیب ہے، بلکہ میں اپنے اس مزاج کے تحت جو میری عادت ہے میں یہ کہدوں کہ اس کو صحیح طریق پر انجام دے تو چھ سمت میں اور چھ جہت میں اس کی برکات پھیلے گی، اس

لئے کہ جہتیں بھی چھ ہی ہیں ،اوپر، نیچے، دائیں، بائیں، آگے، پیچھے،تو چھ نمبر کی برکات چھ سمت اور چھ جہت میں پھیلے گی بشرطیکہ اس کو اصول کے ساتھ انجام دیا جائے۔

ملا آں باشد کہ چپ نہ شود

ایک صاحب نے مجھ سے سوال کیا کہ دعاؤں سے پہلے عامۃً " **اللّٰھم** " آتا ہے یا" **ربنا** " آتا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟''ملا آں باشد کہ چپ نہ شود''تو میں نے کہا کہ یہ لفظ" **اللّٰھم** "اصل میں تھا" **یا اللّٰہ** " اور عربی کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی چیز ہٹا دی جاتی ہے تو اس کے عوض میں کچھ دے دیا جاتا ہے جیسے مثال کے طور پر ''مضارع'' پر" **لم** ''آجائے تو وہ ماضی کہ معنی میں ہو جاتا ہے،تو ظاہر ہے کہ'' دنیائے مضارع'' میں ایک قسم کی تشویش پیدا ہوگی ،صرفیوں نے یہ انصاف کیا کہ " إنْ " لگا دیا گیا ماضی پر وہ'' **استقبال** ''کے معنی میں آجاتا ہے تو ایک لفظ انہوں نے کھینچا تو ایک انہوں نے کھینچا اس طرح سے۔

تو اصل میں یہ لفظ تھا" **یا اللہ** "تو" یا " ہٹالیا تو اب" **اللّٰہُ** '' ہے،تو آخر میں میم بڑھا دیا،تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سارے حروفِ تہجی میں سے میم ہی کا انتخاب کیوں ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ میم جمع کے لیے آتا ہے یہ عربی کا قاعدہ ہے" **ھو ، ھما ، ھم ، مم ، علیکم** " ، پھر اشکال یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے لیے تو توحید لگی ہوئی ہے، وحدت اس کے لیے ذاتیات سے ہے، پھر جمع

کیوں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ذات ایک ہے، مگر صفات اس کی متعدد ہیں، تو اس صورت میں گویا بندہ ذات مع جمیع صفات حق تعالیٰ سے دعا کررہا ہے اور " ھـــم " میں ضمیر سے التباس تھا اس لیے مشدد کردیا اور فتحہ " أخف الـحـر كـات " ہے، اس لیے وہ دے دیا گیا۔

نبیوں والا اور بنیوں والا کام

تبلیغی جماعت کے کام کو نبیوں والا کام کہا جاتا ہے ایک ہے مال کا جمع کرنا یہ بنیوں والا کام ہے اور یہ حرکت ذرا بدل دے تو وہی نبیوں والا کام ہوگا، تو نبیوں والا کام اعمال پر محنت ہے اور بنیوں والا کام مال پر محنت ہے، تو یہ آخرت بنانے والی محنت ہے۔

ڈیکوریشن

ڈیکوریشن اصل میں تھا ''دیکھو رے شان،، جس زبان کو آج سب سے زیادہ اہمیت دی جارہی ہے اس نے یہ لفظ ہماری زبان سے چرالیا اور معمولی سا تغیر کرکے کہد یا ''ڈیکوریشن۔

حضرتِ نسیان بیچ میں تشریف لے آئے تو......

طلبہ جو تقریر کرتے ہیں ان کو مشورہ یہ ہے کہ اپنے طور پر بولنے کی مشق بھی کریں، اس لئے کہ بعض دفعہ مضمون رٹا ہوا ہوتا ہے، اب اگر اتفاق سے کہیں حضرتِ نسیان بیچ میں تشریف لے آئے تو سارا مزہ ہی بگڑ جاتا ہے، تراویح کی طرح

اعادہ ہونے لگتا ہے جس کو کبھی عوام بھی محسوس کر لیتے ہیں۔

اس لئے وہ ظاہری آگ سرد ہوگئی

مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ آگ لگ گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا کرتہ اتارا اور فرمایا کہ آگ میں ڈالدیا جائے کرتہ کو آگ میں ڈالنا تھا کہ آگ بجھ گئی، آپ جانتے ہیں آگ کیوں بجھی؟ میری سمجھ میں اس کی وجہ یہ آتی ہے کہ کرتہ کا تعلق تھا سینہ سے، اور سینہ میں ایک دل تھا، جس میں عشقِ الٰہی اور عشقِ نبوی کی آگ روشن تھی اور مادی آگ اس کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی ہے اس لئے وہ ظاہری آگ سرد ہوگئی۔

فقاہت کی تعریف

فرمایا کہ: فقاہت کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شئی کو دوسری شئی پر قیاس کرے اور نتیجہ صحیح نکالے قرآنِ کریم سے بھی اس کا پتہ چلتا ہے، میں نے طلباء سے جلالین کے درس میں یہ بات کہی کہ منافقین نے کہا تھا'' لا تَنْفِرُوْا فِي الْحَر،، کیونکہ جہاد شدید گرمی کے موسوم میں آیا تھا '' حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ﴿ قُلْ ﴾ آپ ان سے کہئے'' نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَراً،، جہنم کی آگ اس سے بہت زیادہ سخت ہے'' دنیا کی گرمی اگر نا قابلِ برداشت ہے تو جہنم کی گرمی تو اس سے زیادہ سخت ہے، معلوم ہوا کہ اس کو اس پر قیاس کرے کہ یہ گرمی برداشت نہیں ہوتی تو وہ گرمی کیسے برداشت ہوگی، تو اس کو اس پر قیاس کروایا گیا یہی فقہ ہے۔

کل من الصالحین

قرآن کریم میں ایک جگہ پر آیا ہے و زکریا ویحیی وعیسی والیاس، کل من الصالحین اور حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمہ اللہ کے خاندان میں حضرت کا نام زکریا، والد کا نام یحییٰ، چچا کا نام الیاس اور ایک اور صاحب تھے جن کا نام تھا عیسی ،تو و زکریا ویحیی وعیسی والیاس،، کل من الصالحین ۔

ہمارے باپ دادا جنت سے آئے تھے

ایک طالب علم سے حضرتؒ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا رنگ بہت نکھرا ہے کہاں کے رہنے والے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ ہمارے باپ دادا افریقہ سے آئے تھے،تو حضرتؒ نے فرمایا کہ ہمارے باپ دادا جنت سے آئے تھے۔

ٹالم ٹول سے کام چل جائے گا

ایک صاحب ایک جگہ مدرس ہو کر گئے، استعداد کمزور تھی، مختصر المعانی کا درس ان کو سپرد کیا گیا، پہلا دن تھا رات کو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ نصف شب کا وقت ہے اور طلبہ کتابوں کا مطالعہ کر رہے ہیں ان میں وہ کتاب بھی ہے جو ان سے متعلق ہے، انہیں بڑی تشویش ہوئی کہ اپنی استعداد کا حال وہ جانتے تھے اور یہاں یہ کیفیت ہے کہ اتنی شب گئے طلبہ کتابیں دیکھ رہے ہیں، معلوم نہیں درس میں کیا گت بنے گی؟ صبح ہوئی طلباء درس گاہ میں آئے تو استاذ جی نے ان سے پوچھا کہ رات میں نے دیکھا آپ لوگ کتابیں دیکھ رہے تھے، آخر کس کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے؟ طلباء

کہنے لگے ''بالم طول،، کا مطالعہ کررہے تھے، شروع میں مدرس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ '' بالم طول،، کیا بلا ہے، چونکہ مختصران کے پاس تھی اور مطول اسکی شرح ہے جس میں وضاحت کافی کی گئی ہے تو ،، المسمی بالمطول،، لکھا ہوا تھا اور با کے بعد لمبا سا الف وہاں بنا ہوا ہے تو وہ اپنی انتہائی ذکاوت اور قوتِ استعداد سے اسے ''بالم طول،، پڑھ رہے تھے ، مجھے خیال آیا کہ مدرس صاحب نے سوچا ہوگا کہ جب یہ لوگ '' بالم طول،، کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان سے ''ٹالم ٹول،، سے کام چل جائے گا۔

علم کا عین علو کا پتہ دیتا ہے

علم کا ''عین،، علو کا پتہ دیتا ہے، عین سے علو کی طرف اشارہ ہے کہ علم آئے گا تو بلندی آئے گی اور علم کا ''لام،، لطف کا پتہ دیتا ہے اور ''میم،، مقبولیت کی خبر دے رہا ہے، یہ امام رازی رحمہ اللہ لکھتے ہیں، بندے کا خیال ہے کہ لام بیچ میں ہے، معلوم ہوا کہ علم کے اندر گھسے گا تب لطف آئے گا، سطحی علم میں لطف نہیں ہے، اس لیے آپ دیکھیں قرآنِ کریم کا درمیان کیا ہے '' **وَلْيَتَلَطَّفْ**،، اور مادّہ اس کا لطف ہے، معلوم ہوا کہ جو قرآنِ کریم کے اندر گھسے گا اسے لطف آئے گا، کیونکہ '' **وَلْيَتَلَطَّفْ**'' کا مادّہ ہی لطف ہے اور بابِ تفاعل سے ہے۔

اسی دعوے میں دلیل ہے

حکیم سنائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآنِ کریم کی ابتدا ''باء،، (ب) سے ہے'' **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ،، اور انتہا ''سین،، پر ہے'' **والنّاس** ''تو''

باء،،(ب) اور’’سین،،(س) کو ملاؤ تو بن جاتا ہے’’بس‘‘، گویا ادھر اشارہ ہے کہ سارے علوم اسی کے اندر ہے، ہدایت کے لیے بس یہی کافی ہے، حدیث شریف اس کی شرح ہے، فقہ اس کا اثر ہے، یہ تو وہ لکھتے ہیں، اس میں ہمارا حاشیہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص دلیل مانگے تو اسی دعوے میں دلیل ہے کہ’’بس‘‘ کو الٹ دو تو’’سب‘‘ آجائے گا۔

امت کو کھڑا کردینے والی آیت

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے یہ ان کی دانشمندی تھی کہ خطبہ ثانیہ میں **ان اللہ یامر بالعدل وا الاحسان وایتاء ذی القربی وینھی عن الفحشاء واالمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون**، کا اضافہ کیا خطیب سے یہ آیت سنتے ہی بہت سے لوگ کھڑے ہونا شروع ہوجاتے ہیں، واقعی یہ آیت امت کو کھڑا کردینے والی ہے، میں تو کہتا ہوں جو ترجمہ نہیں سمجھتے وہ اس آیت کو سن کر جلدی کھڑے ہوتے ہیں، امام جب خطبہ میں اس آیت کو پڑھتا ہے تو جو لوگ مطلب سمجھتے ہیں وہ تو خیر کھڑے ہوتے ہیں لیکن جو نہیں سمجھتے وہ اور جلدی کھڑے ہوتے ہیں، تو یہ امت کو کھڑا کردینے والی آیت ہے، اس میں بڑے احکام ہیں۔

درمیان میں تنبیہ الغافلین ہے

ایک دفعہ میرا دیوا جانا ہوا مزاج میں ذرا بذلہ سنجی ہے، وہاں بیان میں

بعض لوگ جھونکے مارنے لگے، میں نے کہا دیکھو بھائی! یہ منبر کے پاس ڈنڈا رکھا ہوا ہے، منبر کے درمیان ڈنڈا کیوں رکھتے ہیں اس کی حکمت آج ہم آپ کو بتائے دیتے ہیں، وہ یہ کہ منبر سے خطیب خطبہ دیتا ہے، بیان کرتا ہے گویا افادۂ علم کرتا ہے تو منبر مظہرِ علم ہے اور لطیفہ اس میں سن لے کہ دنیا کی منبری اپنے کو اٹھانے کے لئے ہے اور مسجد کا منبر خطیب کو اونچا کرتا ہے (اٹھاتا ہے)، دنیا کی جو منبری ہوتی ہے اس میں آدمی خود اونچا ہونا چاہتا ہے اور یہ منبر وہ ہے کہ جو اس پہ چڑھ جائے وہ اس کو بلندی عطا کرتا ہے، تو میں نے کہا کہ یہ منبر تو مظہر ہے علم کا کہ اس سے علمی افادہ ہوتا ہے، اور مصلی جو ہے وہ عبادت کا مظہر ہے، عبدیت کا مظہر ہے، عمل کا مظہر ہے تو گویا مصلی مقامِ عمل ہے اور خطبہ جو دیا جاتا ہے منبر پر وہ مقامِ علم ہے، اور علم وعمل میں جوڑ اسی وقت ہوگا جب تیقظ اور بیداری ہوگی، تیقظ اور بیداری پیدا کرنے کے لئے ''تنبیہ الغافلین،، (ڈنڈا) بیچ میں کھڑا ہے، تو میں نے کہا کہ غفلت کو دور کرنے والے حضرت (ڈنڈا) بیچ میں کھڑے ہے ذرا ہوش وحواس کے ساتھ مسجد میں رہو، خطبہ سنو تو جاگتے ہوئے اور نماز پڑھو تو تیقظ کے ساتھ اور بیان سنو تو پوری بیداری کے ساتھ۔